«يُوصِينِي بِالْجَارِ»

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَرِيمِ الْمَنَّانِ، أَوْصَانَا بِالْإِحْسَانِ إِلَى الْجِيرَانِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾.

عزیزانِ گرامی، اَصحابِ ایمان! ایک عظیم تعلق اور ایک مضبوط بندھن ہے، جسکی بنیاد نہ تو خُونی رشتے ہیں، اور نہ ہی کوئی قرابت داری، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مقام بہت بلند ہے، یہ تعلق پڑوس کا تعلق ہے، جسے ہمارے دینِ حنیف نے غیر معمولی اہمیت دی ہے، ہمیں اُس کی رعایت، اُس کے استحکام، اور اُس کے حقوق کی پاسداری کی پُرزور تلقین فرمائی ہے، اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ﴾، "اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ

اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں سب کے ساتھ احسان کرو"۔

غور کیجیے! ربِّ کریم نے ماں باپ اور پھر قریبی رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا جو حکم دیا، تو اِسی تسلسل میں پڑوسی کے ساتھ نیکی کا حکم بھی جوڑا، تاکہ اِس تعلُّق کی عظیم قدر ومنزلت نُمایاں ہو، اور کیسے نہ ہو؟ جبکہ پڑوسی ہی ہمسائیگی و مُعاشَرت میں آپ کے سب سے قریب بَسنے والا ہے، اور رَوز مَرَّہ کی زندگی میں سب سے زیادہ آپ سے مَیل جَول رکھتا ہے، چُنانچہ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنا ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے، نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا»، "اپنے پڑوسی کے ساتھ بھلائی کرو، مؤمن بن جاؤگے"۔

اِسکے بَرعَکس جو شخص اپنے پڑوسی کو اِیذاء پہنچاتا ہے، تو یہ اُسکے ایمان کی کمزوری کی علامت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ترین قَسموں کے ساتھ فرمایا: «وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ»، "اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مؤمن نہیں!"

پوچھا گیا: یارسول اللہ! کون؟ فرمایا: «الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ» "وہ شخص جس کی شرارتوں سے اُس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو." عرض کیا گیا: یارسول اللہ! "شرارتوں" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: «شَرُّهُ»، "اُس کا شر".

اللہ کے بندو! پڑوسی کا حق بہت بڑا ہے، اور اُس میں کوتاہی کرنا جُرمِ عظیم ہے، حضرت جبرائیل اَمین علیہ السلام مسلسل نبیِّ آخِرُ الزّماں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے رہے، اور بار بار پڑوسی کے حقوق کی اِس حد تک وصیت فرماتے رہے، کہ گویا اُنکا شمار اہلِ خانہ و قریبی رشتہ داروں میں ہوتا ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ»، "جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تلقین کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ اُسے وارث بھی قرار دے دیں گے".

میرے بھائیو! پڑوسی کے حقوق میں یہ بھی ہے کہ: اُسے سلام کرنے میں پہَل کی جائے، خُوش دِلی اور مُسکراہٹ سے اُسکا استقبال کیا جائے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «تَبَسُّمَكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ» "تمھارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے".

اسی طرح پڑوسی کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر وہ دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کی جائے، اُسے تحفہ دیا جائے اور اُسکا تحفہ قبول کیا جائے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «تَهَادَوْا تَحَابُّوا» "آپس میں تحفے لیا دیا کرو، اِس سے باہم محبت پیدا ہوتی ہے".

اور جو چیز پڑوسیوں کی خوشیوں میں اضافہ کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ آپسی مجالِس میں مِل بیٹھیں، ایک دوسرے سے بات چیت کریں، اور ہمسائیگی کے رشتے کو مضبوط کریں، اِس سے دلوں میں محبت پُختہ ہوتی ہے، اور معاشرے میں اُلفت و مودّت کی فضا پروان چڑھتی ہے.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَعَدَ بِالْجَنَّةِ وَالْغُفْرَانِ، مَنْ كَانَ مُحْسِنًا إِلَى الْجِيرَانِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْأَنَامِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ. **أَمَّا بَعْدُ،**

سامعینِ کرام، اَصحابِ اِیمان! پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا، سعادت و خوش بختی کے عظیم اَسباب میں سے ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ: -وَمِنْهَا- الْجَارُ الصَّالِحُ**»، "چار چیزیں سعادت ہیں، - جن میں سے ایک - نیک پڑوسی بھی ہے".

میرے بھائیو! یہی نیک پڑوس خاندانوں کے استحکام، اور عمر میں برکت کا سبب بنتا ہے. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «**صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَحُسْنُ الْجِوَارِ؛ يَعْمُرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ**»، "صلۂ رحمی، حُسنِ اَخلاق، اور پڑوسی سے اچھا سلوک، گھروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں میں اِضافہ کرتے ہیں".

توآیئے! ہم بھی یہ کوشش کریں کہ جس کے بھی پڑوسی بنیں اُسکے لیے خیر و بھلائی والے پڑوسی بنیں؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**خَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ**

لِجَارِهِ»، "اللہ کے نزدیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے، جو اپنے پڑوسی کے لیے اچھا ہو".

وہ جو دنیا میں اُسے نفع پہنچائے اور آخرت میں اُس کی شفاعت کا باعث بنے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةٌ مِنْ جِيرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ أَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ عَنْهُ إِلَّا خَيْرًا؛ إِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيهِ، وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ»، "جو بھی مسلمان فوت ہو جائے، اور اُس کے چار قریبی پڑوسی گواہی دے دیں، کہ اُنہوں نے اُس میں سِوائے بَھلائی کے کچھ نہیں دیکھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اِس کے متعلق تمھارے علم کو قبول کر لیا، اور جو تم نہیں جانتے، اُسے معاف کر دیا". تو بتائیے! اُس شخص سے بڑھ کر کون خوش نصیب ہو سکتا ہے، جو اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے؟ تو اُس کے گناہ معاف کر دیے جائیں، اور اُس کا رب اُس سے محبت کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ... فَأَحْسِنُوا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ»، "اگر تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول تم سے محبت کریں، تو اپنے پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ".

هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى نَبِيِّكُمْ وَحَبِيبِكُمْ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِجِيرَانِنَا مُحْسِنِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَلَبًا لِجَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَ أَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَسَائِرَ شُيُوخِ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.